اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ/ ۱۱
ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ/ ۸
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عہ/ ۲
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

انجمن حمایت اسلام لاہور کے ماہواری رسالہ بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ میں بجواب اعتراض کسی آریہ کے جو اسنے حجر الاسود کے چومنے کے بارہ میں کیا ہی۔ مولوی فیروز الدین صاحب مدرس فارسی میونسپل بورڈ سکول سیالکوٹ مصنف تفسیر فیروزی جو لکھتے ہیں کہ "ہم لوگ حجر اسود کو نہ بت نہ معبود سمجھکر چومتے نہ اسمیں کوئی خدائی صفت قرار دیتے ہیں لیکن بت پرست اپنے بتوں کو موصوف بصفات الٰہی سمجھتے ہیں" ہمارے نزدیک کافی و تسکین بخش جواب نہیں ہو اگر محمدی حجر اسود کو صرف محبت و تعظیم کے طور پر بوسہ دیتے تو اور بات تھی لیکن انہیں تو بوسہ دیتے وقت اس بات کا متوقع رہنا ضرور ہوتا ہو کہ اگر وہ ایمان کے ساتھ اُسکو چومتے ہیں تو وہ قیامت کے دن خدا کے حضور اُنکے ایمان پر گواہی دیگا۔ اب فرمایئے کہ اگر اس پتھر میں عالم الغیبی اور عارف القلوبی کی صفتیں جو مخصوص بذات الٰہی ہیں نہونگی تو وہ کیونکر اپنے چومنے والوں کے لئے جو مختلف زمانوں میں مختلف مکانوں سے بہ مختلفہ الاسماء و اوضاع اُسکے پاس آئے اور اپنے مختلف ارادوں اور اعتقادات سے اُسکو چوما شاہد خبیر ہوگا؟ اور یہہ سب باتیں اُسکی نسبت حدیثوں سے ثابت ہوتی ہیں۔ محمدیوں کا یہہ اعتقاد بھی کسی دلیل عقلی سے پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا کہ بنی آدم کی خطاؤں سے وہ بیچارہ بیخطا پتھر جو بہشت سے دودھ سے زیادہ سفید اُترا تھا کیونکر کالا ہو گیا۔ مولوی صاحب کا یہہ فرمانا کہ بال بچے ماں باپ کے ہاتھوں کو پیار سے چوم لیتے ہیں اور اس چومنے کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔ تقبیل حجر اسود کی مثال دینے میں کیسا کمزور و بیجا معلوم ہوتا ہی۔ فوائد حج کے لکھتے وقت جو آپ نے فرمایا ہو کہ وہ اسلام ہی ہی جسنیں حج کو فرض کر کے تمام دنیا سے کاہلی اور سُستی کی جڑ کاٹ دی ہی۔ اور مسلمانوں کو فوائد سفر سے آگاہ کر کے عملی طور پر سفر کے منافع حاصل کرنے کا موقع دیا ہی۔ آپ کو باشندگان مکہ کے فوائد کا بھی کوئی طریقہ بتانا چاہئے تھا کہ اُنکے لئے اسلام نے کونسے سفر کو فرض ٹھہرا کر عملی طور پر سفر کے منافع حاصل کرنیکا موقع دیا ہی۔ وے بیچارے ایسے مذہبی اور فرض شدہ سفر کے فوائد سے کیوں محروم رکھے گئے ہیں؟۔ یوں تو بطریق اولیٰ اہل ہنود بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اُن لوگوں کی تیرتھ گاہیں مختلف مقامات میں ہیں اور یوں وے پورب سے پچھم کیطرف اور اُتر سے دکھن کیطرف سفر کر کے سب کے سب فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ایسے بیجا جوابوں سے کعبہ کے حج اور حجر الاسود کو چومنے پر جو اعتراضات واجبی کئے جاتے ہیں ہرگز رفع نہیں ہو سکتے +

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار کے نویں باب

میں بصفحہ ۴۳۹ لکھا ہی اُمّ سلمۃ استرقو لھا فان بھا النظرۃ قالہ حین رای جاریۃ فی بیت امّ سلمۃ فی وجھہا سفعۃ - بخاری و مسلم میں امّ سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی - یہہ حضرت نے اُسوقت فرمایا کہ جب اُمّ سلمہ کے گھر میں ایک لڑکی کے مُنہہ پر زردی دیکھی - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ نظر بد کے اور اسکے دفع کرنیکے لئے جھاڑ پھونک کے بھی قایل تھے - چنانچہ آجکل بھی بہت لوگ ہند و مسلمانوں میں اس قسم کے پائے جاتے ہیں - لیکن چونکہ خداوند مسیح نے کبھی ایسی پر وسواس باتوں کی تعلیم نہیں دی اور نہ وہ ایسی لغو باتوں کا کبھی قایل ہوا - اسی لئے مسیحی بھی نظر بد اور جھاڑ پھونک اور جنتر منتر کو محض ایک واہیات بات سمجھتے ہیں اور ایسے وسواس میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتے - خداوند سبھوں کو ایسے کچے وہموں سے محفوظ رکھے +

"خدا روح ہی اور اسکے پرستاروں کو چاہئے کہ روح اور راستی سے پرستش کریں" یوحنا ۴ باب ۲۴ خداوند نے یہہ طریقہ عبادت اُس سامری عورت کو بتلایا جسنے اُسکو ایک نبی سمجھکر اس فیصلہ طلب امر کی نسبت اُسکی رائے دریافت کی تھی کہ ہمارے باپ دادوں نے تو اس پہاڑ کوہ گرزیم پر پرستش کی اور تم (مراد قوم یہود سے ہی) کہتے ہو کہ وہ جگہہ جہاں پرستش کرنی چاہئے یروشلیم میں (ہیکل) ہی یا بیت اللہ جہاں عبادت کرنا مقبول خدا ہی کونسا مقام ہی؟ اسمیں شک نہیں کہ یروشلیم میں جو ہیکل الٰہی عبادت کے لئے اُسکے حکم کے بموجب انبیائے سلف کے عہد سے مقرر و مخصوص تھا ایک متبرک معبد یہود تھا خصوصًا اسلئے کہ وہ جو ہیکل کا مالک تھا خود اُسمیں آنیوالا اور اُسکو اپنے نزول اجلال سے جلال بخشنے والا تھا جیسا کہ ملاکی نبی نے جو عہد عتیق کا آخری نبی تھا اسکے حق میں پیشینگوئی کی تھی کہ "وہ خداوند جسکی تلاش میں تم ہو ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آویگا دیکھو وہ یقینًا آوے گا رب الافواج فرماتا ہی" ملاکی ۳-۱ پس جب یہہ سب کچھ پورا ہوگیا تو وہ گھڑی آگئی جسکی نسبت خداوند نے فرمایا تھا کہ نہ تو کوہ گرزیم پر اور نہ یروشلیم میں خدا کی عبادت مُقید و منحصر ہی بلکہ حقیقی پرستار روح و راستی سے ہر کہیں اُسکی پرستش کرینگے - اسوقت سے پیروان مسیح کے لئے فرض نہ رہا کہ وہ بیت المقدس میں جا کے حج کریں یا اُسکو اپنا قبلہ ٹھہراویں علی الخصوص وقت اسی طرف اپنا منہہ پھیرنا واجب جانیں - لیکن ہم تعجب کرتے ہیں کہ باوجود واقف ہونے کے کہ مشرق و مغرب سب طرفیں خدا ہی کے واسطے ہیں محمد صاحب کیوں ایسی مذبذب حالت میں مہینوں تک رہے کہ کبھی کعبہ کیطرف اور کبھی بیت المقدس کیطرف متوجہ ہوئے - لیکن اطمینان کلی حاصل نتھا کہ بوقت نماز کسطرف رخ کرنا مناسب ہی اور آخر کو اُسی آبائی و موروثی مندر کیطرف جسمیں اسوقت تک مختلف مورتیں موجود تھیں سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اپنے پیرؤں کو ایسا مقید کر دیا کہ خواہ وہ کہیں نماز پڑھیں لیکن اگر اُسکی طرف رُخ نہ ہو تو نماز ہی مقبول و منظور نہ ہو سکے - اور لوگوں کو سیقول السفھاء سنا کر مسجد قبا کو بھی جو بیت المقدس کی طرف بنائی تھی ڈھا کر کعبہ کیطرف بنالیا - کیونکہ اس عرصہ میں تجربہ حاصل ہوگیا تھا - کہ یہودی تو صرف بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنے سے دام میں نہیں چڑھتے اور مسیحیوں کو ایسی باتوں کی کچھ پروا نہیں عرب کے بت پرستوں ہی کو راضی کرنا مناسب ہی - اور آپ کا میلان خاطر بھی یہی تقاضا کرتا تھا - آخر کار کعبہ ہی کو قبلہ قرار دیا گیا - کیا عبادت الٰہی کے امورات میں کسی نبی نے کبھی ایسی تلون مزاجی ظاہر کی ہی؟ کون ایسی باتوں سے واقف ہوکر محمد صاحب کا پیرو ہونیکے لئے رضامند ہو سکتا ہی ہ صرف وہ جو اپنی بیش قیمت روح کی نجات و ابدی زندگی سے غافل رہ کے اندھا دھند پیروی کرے اور بس +

لاہور مشن کالج کی ایک رپورٹ ہمارے پاس پہنچی

ہی جسکا ترجمہ بطور خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہی +

یہہ انسٹی ٹیوشن ۱۸۶۴ء میں قایم ہوا تھا اور ۱۸۶۹ء تک اپنی کارروائی کرتا رہا - جبکہ بوجہہ وفات پادری ہنری صاحب پرنسپل اور بسبب دیگر ناموافق حالات کے چند روز تک کام ملتوی رکھا گیا +

۱۸۸۶ء میں یہہ کالج زیادہ تر مناسب حال کامیابیوں کے بہم پہنچنے کے باعث پھر بحال ہوگیا - اور اُسی سال کے ماہ جون میں اوّل کلاس ترتیب دیا گیا اور ۱۸۸۷ء میں دویم کلاس ۱۸۸۸ء میں سویم - اور ۱۸۸۹ء میں چہارم کلاس یکے بعد دیگرے قایم کئے گئے - ۱۸۸۸ء کے امتحان یونیورسٹی میں اسکے پہلے انٹرمیڈیٹ اور ۱۸۹۰ء میں پہلے بی اے امیدوار شامل ہوئے - کامیاب امیدواروں کا شمار ابتدا سے حسب تفصیل ذیل ہی +

۱۸۸۸ء	پنجاب یونیورسٹی	انٹرمیڈیٹ	۹
۱۸۸۹ء	ایضًا	ایضًا	۱۵
ایضًا	کلکتہ یونیورسٹی	ایف اے	۳
۱۸۹۰ء	پنجاب یونیورسٹی	انٹرمیڈیٹ	۲۸
ایضًا	کلکتہ یونیورسٹی	ایف اے	۱
"	پنجاب یونیورسٹی	بی اے	۴

۱۸۹۱ء اس برس کا نتیجہ امتحان تاحال معلوم نہیں ہوا لیکن اُمیدواروں کا شمار جو بھیجے گئے یہہ ہی +

۱۸۹۱ء	پنجاب یونیورسٹی	انٹرمیڈیٹ	۲۷
ایضًا	کلکتہ یونیورسٹی	ایف اے	۱
"	پنجاب یونیورسٹی	بی اے	۱۲
"	کلکتہ یونیورسٹی	ایضًا	۱

طلبا کالج کی حاضری حسب ذیل ۱۶۱ ہی +

کلاس سال چہارم میں -	۱۹
" " سوم	۳۰

کلاس سال دوم میں ۵۹

ایضاً اول ۵۳

معلموں کے سٹاف میں چار ولایتی اور چار دیسی معلم ہیں ایک معقول تعداد طلبا کے واسطے بورڈنگ ہوز میں چونسٹھ طالبعلموں کے رہنے کی جگہہ موجود ہو۔ کینیڈی ہال میں سب عیسائی طلبا کے واسطے مکانات آراستہ و مہیا ہیں۔ اور ان مکانوں کے ہر مکین سے ایک ماہواری فیس لیجاتی ہو۔ ہم اُن سب نوجوانوں سے جو انٹرنس پاس شدہ ہیں اور اپنے علوم کے درپے ہیں اس انسٹی ٹیوشن کے لئے سفارش کرتے ہیں +

ہمارے پاس ایک چھوٹی سی کتاب قیمتی ۴؍ مسمی بہ رسالہ خطوط نویسی و مضمون نویسی مولفہ بلکہ قدرے مصنفہ جناب مولوی محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ساڈھورہ پہنچی ہو۔ ہم حیران ہیں کہ آجکل عجیب تصنیفیں شایع ہوتی ہیں اور سرورق پر کس زور شور سے لکھتے ہیں کہ طلبائے مڈل۔ انٹرنس۔ نارمل و ٹرینگ کالج وغیرہ کے افادہ کے لئے نئی طرز اور نئی روش پر بڑی تحقیق سے مختصر طور پر لکھی گئی ہو۔ پہلے دو رقعے جنکو مصنف کا فوٹو کہنا چاہئے عجیب لطافت کے بھرے ہوئے ہیں۔ دیباچہ کتاب میں عذر بہت معقول اور واقعی کئے ہیں کہ میں زبان دان نہیں دہلی یا لکھنؤ کا باشندہ نہیں ایک پنجابی مدرس ہوں۔ مگر دوسرا رقعہ لکھتے وقت وہ سب بھول گئے۔ مرزا غالب و مرزا سرور بن بیٹھے فرماتے ہیں کہ" بھلا جسکو تاریخ جغرافیہ کا ملکہ ہو اردو زبان کی ہیت کیا سمجھے بہار ادب* کا ہر جملہ قند مکرر اور ہر مصرعہ سانچے میں ڈھلا ہوا ہو" یہہ آپکی تعریف اپنا دل خوش کرنے کے لئے خاصی ہی غور سے دیکھیں تو اسمیں کیا کمال ہو استادان اہل زبان کے اشعار ہیں اور وہ ایسے ہونے ہی چاہئیں۔ آپنے جو اسکا تخشیہ اور تشریح کی ہو اسمیں جو قند گھولی ہو اہل مذاق سمجھتے ہیں کتاب کا صرف بک جانا کتاب کی عمدگی پر دلیل نہیں خصوصاً جبکے خریدار لڑکے ہوں یا بعض کتب فروش۔ آپ کی خطوط نویسی و مضمون نویسی بھی تو بک گئی ہوگی یا بک جاویگی جسمیں ۴۷ فوائد سورج اور ۴۸ فوائد چاند۔ ۴۸ فوائد دودھ اور ۸ فواید چھتری وغیرہ درج ہیں +

آپ کے مضامین کی سرخیاں کیا وعلی ترکیب سے مرکب ہوئی ہیں۔ اُردو زبان کی ماہیت کیا عمدہ بیان ہوئی ہو۔ سورج اور چاند کی جگہہ آفتاب و ماہتاب لکھتے ہوئے کیا آنکھوں کو بیتاب کرتے ہیں۔ یا دودھ کے بجائے شیر لکھا ہوا ایک کھانے کو آتا تھا؟ اگر ایسا ہی وہم غالب تھا تو سورج کے فوائد اور چاند کے فوائد علیٰ ہذا القیاس ترکیب اُردو کے مطابق لکھتے لفظ ناحق مروڑ تروڑ کر نیا اُردو بنانے لگے آپنے یہہ خیال کرلیا کہ اگر ہر مضمون اور ہر رقعے کے اول ایک ایک شعر بھی لکھیں تو ان بھونڈے شعروں سے شاعری کا لقب ملجاویگا مولوی منشی تو پہلے ہی سے ہیں یوں شاعر نازک خیال شیریں مقال وغیرہ القاب بھی حاصل کرینگے۔ لیکن اشعار قابل دید ہیں خوبی مضامین کا تو کیا ذکر ہو صحت لفظی سے بھی کوئی شعر خالی نہیں نمونہ از خروارے چند اشعار لکھے جاتے ہیں +

(۷) یوں شکر تو سب کرتے ہیں لیکن یارو
شاکر ہو وہی جسکو بہر حال شکر ہو

کیا لطافت ہو کہ شُکر کو شکّر سے بدل دیا ہو۔ اور دونوں مصرعوں کا وزن کیا یکساں ہو یعنی ایک ہی سانچے میں ڈھلے گئے ہیں کیوں نہوں بہار ادب اردو کے مولف ہیں +

(۸) فواید خاموشی:۔

کرتی ہو فزوں قدر بشر خاموشی
عیب کو کرتی ہو ہنر خاموشی

آپنے چھٹا فائدہ عیب پوشیدہ رہنا لکھا ہو۔ کاش آپ بھی خاموش رہتے تو یہہ موزونی طبع اور شاعری کا کمال خفیہ رہتا۔ دیگر انسرا فضیحت اور خود را فضیحت کا معاملہ نہ ہوتا +

(۱۷) فواید صدقہ:۔

جو صدقہ دیں رضامندی خدا ہو
نگہباں آفت و رد بلا ہو

لفظ رضامندی اور نگہباں کی اضافتیں بغرض اختصار سرقہ پر آپ فرماتے ہیں کہ مختصر طور پر لکھی گئی ہی دور کردیں بصورت درست وزن رضامندی خدا و نگہبان آفت کو ترکیب نحوی سے کیا قرار دیگی یا شاید فرط موزونی سے دونوں جگہہ اضافتیں پڑھتے ہوں +

(۲۸) سبق یاد کرنے کے فواید:۔

ہو ترقی علم جسے منظور
یاد کرکے سبق تو ہو مسرور

یا ترقی کی زیرلّ علم پر زیر بنا کے رکھدی حساب برابر ہو صرف یہہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دوسرے مصرعے میں لفظ تو سے مخاطب کون ہو +

(۲۹) مطالعہ ذہن کو بڑھاتا ہو یار
نہیں اس سے بہتر کوئی اور کار

عین مطالعہ کی زیر ہائے ذہن کو عنایت کی گئی ہو۔ اور مطالعہ کی ۃ بضرورت اختصار حذف ایک اور وجہہ یہہ بھی معلوم ہوتی ہو۔ کہ ذہن میں ۃ پر جو احسان کیا گیا ہو شاید اسکی عوض میں اس ۃ سے لیا گیا ہو +

(۳۶) فواید علم صرف نحو:۔

مزا علم کا بے قواعد ہو ایسا
کہ کھانا ہو جیسا نمک کے بغیر

دونوں مصرعے سانچے میں ڈھالے گئے ہیں لیکن دوسرا مصرع بسبب کمی مصالح آخر میں ذرا کم رہگیا۔ یا شاید نمک کے مزہ میں شاعر صاحب ایک دو حرف چاٹ گئے +

(۶۵) فواید سفر:۔

صورت سفر و سقر یکساں ہو
ایک آخر میں ظفر انساں ہو

---

* یہہ ایک اور کتاب آپ ہی کی تصنیف ہو +

کیا محل ہے سفر سقر ظفر تینوں لفظوں میں فتح زایل ہوئی۔
کیوں نہو فتح خاص کرنیکی ترغیب دے رہے ہیں*

(۸۰) فوائد مردم شماری:۔

رعایا کی گنتی سے مقصود ہو
خوشی ہو رعایا یا تکلیف ہو

یہاں شاعر صاحب نے خوشی یعنی صاحب خوشی اور تکلیف یعنی صاحب تکلیف لکھا ہے۔ یہہ اردو زبان دانی کی ماہیت کا نتیجہ ہے۔ اور دوسرے مصرعے میں لفظ یا کس خوبصورتی سے باندھا ہے*

(۸۱) فوائد عجائب خانہ:

ہوتا ہے شاد اسمیں جو کرتا گذار ہو
جو چیز ہے یہاں اعجوبہ روزگار ہو

چونکہ عجائب خانہ کا ذکر ہے اسلئے لفظ عجوبہ کو کس عجیب تلفظ اور وزن سے باندھا ہے۔ کہ اپنے شعر میں عجائب خانہ دکھلا دیا ہے۔ غرض صحت الفاظ بندش عبارت طرز تحریر سب ایک ہی قسم کی ہے۔ غرض ایسی کتابیں کوئی ذاتی خوبی اپنے میں نہیں رکھتیں۔ طالب علموں کو ان سے اجتناب لازم ہے۔ کیونکہ بچوں کی زبان پر غلط لفظ چڑھے ہوئے ساری عمر کے لئے ضرر رساں ہیں اور ایسے مضامین اور تعصب جنمیں مُصنف کے ذاتی جھگڑے ہوں سوائے بداخلاقی کے اور کیا اثر دکھلائینگے*

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں
عرض ہے کہ بندہ کی بحث صرف جناب مولوی محمد حسین صاحب نگوئی مُصنف رہبر اسلام مُنکر فصاحت و بلاغت قرآن و جناب سید احمد خان صاحب بہادر ستارہ ہند سے نہیں ہے بلکہ اہل سنت و جماعت سے ہے اور جبتک اہل سنت و جماعت فصاحت و بلاغت قرآنی بمضمون آیہ فاتوا بسورۃ من مثلہ ثابت نفرمائینگے رسایل درباب تردید فصاحت و بلاغت قرآنی حسب قواعد صرف نحو و علم معانی با مداد افضل العلماء واکمل الفضلاء جناب پادری جان علی صاحب ترتیب دے کے برج طبع ہوا کرینگی اور رہبر اسلام کا آجتک کسی نے جواب نہ لکھا مجھکو دلی آرزو تھی کہ میں اپنی زندگی میں نسخہ مذکور کا جواب پڑھ لیتا تاکہ اطمینان خاطر ہو جاتی معلوم نہیں کہ اہل اسلام نے کیوں عنان شہب شہگام خامہ کو باز رکھا۔ نفحۃ الاسلام مرسل خدمت عالی ہے آپ اُسکو گوشہ نور افشاں میں درباب حسن مرتبع جگہہ دیں کہ یا مضمون ہے۔

(خاکسار حسن علی۔ مسیحی مقیم کلکتہ رین شریٹ مکان ۲۰ نمبر)

وھو ھذا

حمد چمن پیرائے کن فکان و رنگین فرمائے شقائق نعمان و نگار آرائے گل و ریحان کے بعد عاصی حسن علی مظہر مدعا ہے کہ علمائے محمدیہ سطر گیارھویں و بارھویں صفحہ دسواں مختصر المعانی مطبوعہ مطبع احمدی کو ملاحظہ فرمائیں والضابطۃ ھٰھنا ان کل ما یعدہ الذوق الصحیح ثقیلاً متعسر النطق فھو متنافر سوآء کان من قرب المخارج او بعدھا اور یہاں پر تنافر کی شناخت کے لئے یہہ ضابطہ بیان ہے کہ ذوق صحیح تنافر کل کو ثقیلاً متعسر النطق کے لئے شمار کرے پس وہی تنافر ہے برابر ہے کہ تنافر قرب المخارج سے ہو یعنی جو حروف کہ ایک مخرج سے نکلے ہوں وہ قریب قریب ہوں یا بعید بعید امثلہ قرب المخارج نحو اَعْھَدُ سورۃ یٰس ع۔ سورۃ آل عمران ع عَھْدِ اَحَدُ اَخَذَ اَعْدَآءً اَعْلَمُوْنَ اُخْرٰی اَعْقَابِ اَغْنِیَآءَ اُخْرِجُوْا اُخْرِجَتْ اُعِدَّتْ اَخْلُقُ۔ سورۃ البقرہ ع اِخْرَاجُ اَھْلِہٖ اَحَقُّ اَعْجَبَ اَعْلَمُ اَحَلَّ اَخْطَاْنَا اَغْرَقْنَا۔ سورۃ النسآء ع۔ اَعْرِضُوْا اَحْرَقَ اَعْتَدْنَا اَخَوٰتُ اَعَدَّ اَخَّرْتَنَا اِحْسَانًا۔ سورۃ الانعام ع اَعْبُدُ اَھْوَآءَ اَحْسَنُ اُحِبُّ۔ سورۃ الملک ع اَحْیَا۔ سورۃ ھود ع اَھْلَکَ اَعُوْذُ اَحْکُمُ اَعِظُ اَعْیُنُ اَخَافُ اَعْمَالَ۔ امثلۃ بعد المخارج نحو اَشْرَعُ سورۃ الانعام ع سورۃ یونس ع اَشْرَعُ اِسْتِعْجَالَ۔ سورۃ البقرہ ع اِتَّخَذَ عَھْدُ وَ اِتِّخَاذِ اَنْعَمْتَ اَضْعَافًا اِکْرَاہَ اِبْتِغَآءَ اِصْلَاحُ اَصْحَابُ آخِرَۃِ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ اَفْرِغْ ھٰذِہٖ اَطَعْنَا (اِتَّخَذْتُمُوْہُ) آپ انصاف فرماکے امثلہ مسطورۃ الصدر سوآء من قرب المخارج او بعدھا عبارت علامۃ التفتازانی قبول فرمائیں ورنہ صاف صاف مطلب مع امثلہ بزبان اُردو تحریر فرمائیں۔ اور علمائے محمدیہ کی یہہ عادت ہے کہ جب قایل و معقول و مغلوب ہوتے ہیں تو عربی کے جنگل و کوہستان میں بادیہ ولحاظ اختیار فرماتے ہیں جب سوال کیا جاتا ہے تب فوراً عربی عبارت لکھدیتے ہیں لہذا توقع کہ عبارت مع ترجمہ عام فہم سلیس بندہ تحریر فرمائیں صیغہ ۱۹۔ مطول ان الاخراج من الحلق الی الشفۃ الیسر من ادخالہ من الشفۃ الی الحلق۔ حروف حلقی کا خارج ہونا حلق سے شفت کیطرف اسہل ہے یعنی فصیح ہے نحو علم اور حروف شفہی کا داخل ہونا شفت سے حلق کیطرف ضیق و متعسر ہے یعنی ثقیل نحو بَلَغَ سورۃ یوسف ع مَنَعَ یَضَعُ وَجْھَہٗ سورۃ البقرہ ع فَاقِعٌ مَنَعَ فَتَحَ وَاسِعٌ مَنَافِعُ وُجُوْہُ۔ سورۃ النسآء ع مُسْتَمِعٌ بَلَغْنَا مَتَاعُ وُجُوْھَا مَضَاجِعُ۔ سورۃ الحجر ع مَقْطُوْعٌ فَاصْفَحِ۔ سورۃ الانعام ع مُسْتَوْدَعٌ یَنْبُعُ وُسْعَ مَرْجِعُ بَلَغَ مَفَاتِحُ۔ تَنْتَشِرُوْنَ۔ تُشْرِکُوْنَ۔ تُشْرِفُوْا۔ ان میں ش۔ س۔ ت اور ا کے درمیان

ہیں اس سبب سے یہہ الفاظ قرآنی حسب راے خفاجی اشد ثقیل ہیں اجتماع دو حرف یکجنس سے دو لفظ میں موجب ثقل ہی نحو تخافون نشوزہن۔ سورۃ النساء ع سورۃ البقرۃ ع نحن نسبح طعام مسکین یحل لهن۔ تحل له۔ ویحب المتطهرین نساؤکم۔ یحل لکم فی ایام معدودات۔ سورۃ الانعام ع حق قدره نحن نرزق۔ سورۃ التوبۃ ع نحن نتربص۔ سورۃ هود ع جاء امرنا۔ اظلم ممن۔ یعلم مستقرها۔ سورۃ عبس شاء انشره۔ سورۃ الحجر ع نحن نزلنا۔ سورۃ الصفت ع مقام معلوم۔ سورۃ یس ع قوم مسرفون نحن نحی امام مبین۔ (سبع عجاف) (قوم مسحورون)

واضح راے انور ہو کہ الفاظ قرآنی مسطورۃ الصدر فصحا و بلغا کے نزدیک ثقیلہ ہیں۔ اہل اسلام کا دعوی ہی کہ سورۃ الکوثر افصح ہی۔ مظہر ہو کہ اعطینا بسبب قرب المخارج اور اغخ بسبب بعد المخارج اور حبل لرتب بسبب اجتماع دو حرف یکجنس سے ثقیل ہیں امراء القیس نے سات قصیدہ کعبہ کے دروازہ پر آویزاں کئے جب آیہ وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی نازل ہوئی تب شہرہ فصاحت امراء القیس آخر ہوا منکشف ہو کہ ابلعی و اقلعی یہہ دونوں بسبب بعد المخارج ثقیل ہیں یسماء اقلعی تو از حد ثقیل ہی اخذ الالواح افرغ علینا صبرا۔ فثم وجه الله۔ ان الله واسع علیم۔ وقالوا اتخذ الله ولدا سبحنه۔ یہہ عبارات قرآنی بسبب قرب المخارج و بعد المخارج و ادخال حروف شفی بطرف حلق و اجتماع دو حرف یکجنس سے ثقیلہ ہیں۔ عبارت نثر آنی۔ فلا اقسم بما تبصرون وما لا تبصرون کلام ابی جہل قلیلا ما تومنون کلام عقبہ بن ابی معیط قلیلا ما تذکرون یہہ تینوں عبارت باہم مساوی مندرجہ قرآن ہیں۔ بشکر ملک العلام کہ نسخہ منقحۃ الاسلام حصہ اول تمام شد +

نیٹو کرسچن

غور طلب

۱۲ جنوری سنہ حال کو میور سنٹرل کالج کے ہال میں یونیورسٹی الہ آباد کے سالانہ اجلاس میں ہز آنر جناب لفٹنٹ گورنر بہادر چانسلر یونیورسٹی نے ۷۶ پاس شدہ طلبہ کو ڈپلومے ڈگریوں کے مرحمت فرمائے۔ یعنی ڈگری ایل ایل بی و ایم اے و بی اے کے۔ یہہ تو بڑی خوشی کی بات ہو کہ یہہ نئی یونیورسٹی ہر سال کامیابی کرتی جاتی ہو اور کہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے ۷۶ طلبہ نے اوپر کی معزز ڈگریوں کے حاصل کرنے سے اپنی اور قوموں کی عزت بڑھائی۔ لیکن ان ۷۶ معزز ڈگری یافتہ لوگوں کی فہرست دیکھہ جہانتک معلوم ہوسکا ایسا معلوم ہوا کہ انمیں ہندو اور چند مسلمان اور یوریشین یا یورپشین نام تو نظر آتے ہیں لیکن نیٹو کرسچن (دیسی عیسائی) انمیں ایک بھی دکھائی نہیں پڑتا ہو +

اس خبر کو سنکر وے لوگ تو ضرور خوش ہونگے جو دیسی عیسائیوں کو ہائی ایجوکیشن (اعلی تعلیم) بلکہ انہیں انگریزی پڑھانے کے مخالف ہیں لیکن فی الواقع اور فی الحقیقت اگر یہہ بات صحیح ہو تو بڑے افسوس اور غم کی ہو کہ پچاس ہزار دیسی عیسائیوں میں سے جو ان ممالک میں رہتے ہیں ایک بھی ایسا نہ ہوا جو اوپر کی کسی ڈگری کو حاصل کرتا۔ اول کلاس یا ڈویزن میں یا دوسرے ہی میں۔ افسوس کہ تیسرے میں بھی نہیں ! +

کیا توجہہ اور شوق نہیں ہو توجہہ اور شوق تو بہتیروں کو ہی۔ مجھے پارسال اس ملک میں پھرنے سے اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ بہت لوگ ہیں جو جی جان سے چاہتے ہیں کہ اعلی سے اعلی التعلیم پائیں اور ہر طرح سے اسکے لائق بھی ہیں پھر کیوں اپنی مراد کو نہیں پہنچتے۔ اور ان معزز ڈگریوں کو حاصل نہیں کرتے؟ بے زر ہیں ! بے پر ہیں ! کوئی حامی نہیں ! کوئی مددگار نہیں !

تلے دھرتی اوپر کرتار۔ خداوند خدا ترسی جوش پیدا کرے ایسے لوگوں کی دستگیری کرے آمین +

احقر صفدر علی

جناب ڈبلیو۔ سی بیلی صاحب سکرٹری مشن جذامیان ہند۔

جناب ممدوح مشہور و معروف صاحب ہیں جنسے سبھی بھائی بخوبی واقف ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا کہ بھنڈارہ میں بھی تشریف لائے تھے۔ عند الملاقات بندہ نے اپنی رام کہانی کہہ سنائی میرے دوستوں کو خوشی ہوگی کہ سب سنکر صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ دیسی عیسائیوں کی حالت اور انکی تعلیم اور تربیت کی نسبت تونے کہا وہ بجنسہ و بعینہ میرے دل کی باتیں ہیں۔ اور وعدہ فرمایا ہی کہ جہانتک مجھسے ہوسکیگا ولایت جاکر اس مقدم اور نہایت ضروری کام میں کہوں اور کرونگا +

احقر صفدر علی

نارتھ ویسٹرن ریلوے اور جنڈیالہ

ناظرین کو معلوم ہو کہ جنڈیالہ کا ریلوے سٹیشن یہاں سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہو۔ اسلئے باشندگان جنڈیالہ کیلئے اس سٹیشن کا عدم وجود برابر ہی ہو۔ معلوم نہیں کہ لائن کے بنانے وقت کس دور اندیش صاحب نے اسقدر دوری پر سٹیشن کو بنایا تھا پھر اسپر یہہ لطف کہ نام اسکا جنڈیالہ رکھدیا۔ حالانکہ جنڈیالہ کی نسبت اور کئی ایک آبادیاں زیادہ نزدیک ہیں +

جنڈیالہ اور امرتسر کے مابین آمد و رفت تو بہت ہی ہو ریل کے وسیلہ سے نہیں پر یکوں کے وسیلہ۔ عام طور پر کہا جاتا ہی کہ جنڈیالہ اور امرتسر کے مابین قریباً ڈیڑھ سو یکوں کی روزانہ آمد و رفت رہتی ہو۔ اگر کوئی مسافر بذریعہ ریل امرتسر جانا چاہے تو وہاں اسکو یکوں کی بہ نسبت دوگنا کرایہ دینا پڑیگا

ہو کیا مولوی صاحب کے پیارے مبارک دیسیوں کے لئے دلسوز اور قومی ترقی پر آمادہ ہونیوالے کوئی نہیں نکلینگے ؟ ۔ ایڈیٹر

دوم - ٹرین میں کا فاصلہ طے کرکے وہ جنڈیالہ کے سٹیشن پر پہنچیگا اگر سٹیشن تک یکّے جاؤ تو چار آنہ یکہ والے کو دینے پڑینگے - سوم - ریل کی انتظاری کرنی - غرض وقت اور روپیہ کا نقصان اٹھا کر اور ۱۵ میل کا سفر طے کرکے آخر کار امرتسر پہنچے - برخلاف اسکے اگر یکہ کے وسیلہ جانا چاہو تو یہ آرام ہو کہ جنڈیالہ سے یکہ میں سوار ہو جاؤ اور امرتسر جا اترو - کرایہ عموماً فقط ۱ر۲ پائی فی سواری - پھر جہاں چاہو بغیر قلت کے یکہ کو کھڑے کرلو اور ۱½ گھنٹہ میں ۱۱ میل سفر طے کرکے امرتسر پہنچ جاؤ *

اب ناظرین فرماویں کہ ریل کے راستہ سے امرتسر جانے سے فایدہ ہی کیا ہو - جب کہ ہر وقت بغیر مشکل کے یکے دستیاب ہو سکتے ہیں - اسپر طرفہ یہہ ہو - بموجب مثال پنجابی (کراک کلی گروں شریاں والے چھپڑ چک نہاتی) اسکے معنی یہہ ہیں کہ افسران ریلوے نے یہہ بندوبست کیا ہو کہ جو ٹرینیں جنڈیالہ سے امرتسر کو جاتی ہیں انمیں سے فقط اب ایک ٹرین ۲ ½ گھنٹہ میں ٹھہرا کرے اسیطرح سے ایک ہی ڈون - سو بھی آدھی رات کے قریب یعنی امرتسر سے ۱۲ بجے ۱۰ منٹ پر امرتسر سے ریل آتی ہو - اور جاتی صبح کے ۸ بجے پر ۲۳ منٹ - افسران ریلوے کی خدمت میں ہماری عرض ہو کہ اگر آپ جنڈیالہ اور امرتسر وغیرہ کے درمیان اپنے ٹریفک سے فایدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آپ مہربانی فرماکے جبتک مفصلہ ذیل باتوں کی طرف غور نہ فرماوینگے تبتک جنڈیالہ کے سٹیشن کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہی ہو *

(۱) چاہیئے کہ ہر ایک ٹرین جو جنڈیالہ کے سٹیشن سے گذرتی ہو وہاں ٹھہرے *

(۲) یہہ امر ضروری ہو کہ جنڈیالہ اور امرتسر کے مابین کا کرایہ درجہ سوم کم کیا جاوے - یعنی جبتک کہ سوم درجہ کا کرایہ ایک آنہ نہ ہو کوئی مسافر جنڈیالہ اور امرتسر کے مابین بذریعہ ریل سفر نہیں کریگا *

جسطرح کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ نے لاہور اور قصور کی بابت اپنی پالسی سے کام لیا ہو - اسیطرح جنڈیالہ اور امرتسر کیواسطے اسی پالسی کا ہونا ضروری امر ہو - کیونکہ وے ٹرینیں جو جنڈیالہ کے سٹیشن سے گذرتی ہیں - اگر دو تین منٹ کے لیئے ٹھہرائی جاویں تو ریلوے ڈیپارٹمنٹ کا کچھ نقصان نہ ہوگا - اور وہ آمدنی جو فی الحال قریباً ۱۰۰ روپیہ یومیہ یکہ والوں کو ہو رہی ہو - وہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ میں آجاویگی اور اس روپیہ کے وصول کرنیکے واسطے ریلوے کا کچھ خرچ نہ ہوگا *

ہمارا خیال ہو کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو جنڈیالہ کی آمدنی کے نہ ہونیکی وجہہ معلوم نہیں ہو - ایک وجہہ تو ہم نے ظاہر کردی ہو اور دوسری ہم بتلانا نہیں چاہتے - پر اتنا کہنے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جنڈیالہ کے سٹیشن کی اصلی آمدنی بھی جو ہونی چاہیئے وہ بھی نہیں ہوتی - پر وہ دوسرے سٹیشنوں کو چلی جاتی ہو *

ہماری اُمید ہو کہ صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ناتھ ویسٹرن ریلوے اسکا نوٹس لیکر جلدی تدارک کرینگے - نہیں تو یقیناً ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو جنڈیالہ کا سٹیشن جلدی بند کردینا پڑیگا اور ریلوے کا ہزارہا روپیہ کا نقصان ہوگا *

نارو والیہ

میلہ شیولاتری کلانور

ضلع گورداسپور

اگرچہ میلہ شیولاتری اور جگہہ بھی منعقد ہوتا ہوگا لیکن بلحاظ رونق کے کلانور ضلع گورداسپور کے برابر کسی جگہہ میں نہ ہوتا ہوگا - یہہ میلہ اہل ہنود کا ہو - اور یہہ ایک ایسا بھاری میلہ ہو - کہ ہزارہا آدمی دور دراز کے مقامات سے آتے ہیں خصوصاً اس میلہ میں اہل ہنود کی کثرت ہوتی ہو - کیونکہ وہ شیوجی کے درشن کرنے آتے ہیں - امسال یہہ میلہ ۹ مارچ کو تھا - علاوہ دیگر صاحبان کے اس میلہ میں مذہبی پہلوان بھی بہت آئے - میلہ کے عین موقعہ کی جگہہ پر پادری صاحبان نے ایک شامیانہ خداوند یسوع مسیح کی بشارت دینے کیواسطے کھڑا کیا اس موقعہ پر پادری ہارلی وڈ صاحب بہادر پٹھانکوٹ (جو ابھی ولایت سے نئے تشریف لائے ہیں) اور پادری کلیمنٹ صاحب گورداسپور اور پادری عبد اللہ صاحب کلانور اور مسٹر عزیز الحق صاحب دینا نگر - اور مسٹر ٹامس صاحب تبشیر علاقہ گورداسپور - اور مسٹر الیعزر صاحب بٹالہ تشریف فرماتے تھے - اور نیز آپکا نامہ نگار بھی - اور نہایت زور و شور سے مسیح مصلوب کی بشارت دیگئی اور ہندؤں کی بھاگوت سے ثابت کر دکھایا کہ بھاگوت میں کلنکی اوتار کا ذکر لکھا ہو کہ نہکلنک ہوگا - اور کنیا سے پیدا ہوگا - جس کے آپ صاحبان منتظر ہو - وہ تمام اوصاف پاکیزہ سے ظاہر ہو چکا ہو - جسکا نام یسوع مسیح ہو - جسکی خبر آجکل تمام دنیا میں دیجاتی ہو - یہہ باتیں ہندؤں نے کمال فکر اور غور سے سُنیں اور اُنکے دلوں میں ایک قسم کا ولولہ پیدا ہوگیا - اور محمدیوں کو "لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ" کی بشارت دیگئی ہمارے خیمہ کے دوسری جانب کچھ قدم کے فاصلے پر آریہ صاحبان ویانندی اکھاڑہ ضلالت میں اپنے من گھڑت مسئلوں کے جسموں کو اپنی بیچ پوچ اور ضعیف دلایل کے روغن سے مالش کر رہے تھے - ان آریہ صاحبان نے جو تعداد میں قریب چالیس کے تھے - اثنا وعظ میں نادیان دین کو خوب خوب گالیاں دیں - خصوصاً ہمارے نجات دہندہ کو ایک لا یعقل آریہ رو ڈامل بٹالوی نے ایک ایسی سخت گندی گالی دی - کہ الہی توبہ - اور جہانتک انسے ہوسکا - لوگوں کو انجیل کی منادی سننے سے روکا - منشی نتھومل ہیڈ ماسٹر کلانور نے ان آریوں کو سالانہ جلسہ آریہ سماج کیواسطے بلایا - جو ۹ مارچ کو منعقد ہونا تھا - لیکن معلوم ہوتا ہو - کہ یہہ صرف کہنے کی بات تھی - اصلی مقصد انکا یہہ تھا کہ لوگوں کو عیسائیوں کی منادی سننے سے روکیں اور مذہب عیسوی کی مخالفت کیجاے اسکا ثبوت اسطرح فہم میں آسکتا ہو - کہ روڈامل نے خواہمخواہ

ہندو و متعصب سے ایک لایعنی سوال پیش کر دیا۔ کہ مسیح جو از روئے انجیل زندہ ہو۔ کہاں ہے؟ ہمیں دکھلاؤ۔ تو ہم جانینگے کہ مسیح زندہ ہے۔ اول تو کسی مسیحی صاحب نے اس سوال پر توجہ مبذول نہ فرمائی۔ لیکن جب وہ زیادہ چلّانے لگا۔ تو مسٹر عزیز الحق صاحب و بیانگری نے اٹھکر اپنی تقریر دلپذیر اور قوی دلایل سے اسکا مُنہہ بند کیا۔ آخر جب اُسکو کچھہ جواب نہ سوجھا۔ تو عاریت (آریت) کے ٹوٹے پھوٹے اوزاروں کو بغل میں داب رفو چکر ہو گیا ✤

ازاں بعد سب عیسائی بھائی بوقت چار بجے شام کے میلہ سے واپس شہر کلانور آئے۔ اور بازار میں خوب وعظ کیا۔ اور بہت سے گیت اور غزلیں راحت دل سے گائے گئے۔ گانیوالے لڑکوں نے جو تعداد میں دس بارہ تھے ایسی خوبی اور خوش الحانی سے گایا کہ چاروں طرف سے واہ واہ کی صدا آتی تھی۔ اور دُکاندار لوگ منّت کہتے تھے کہ ای پادری صاحبان ہمیں بھی کچھہ سُنا جاؤ۔ بسبب اُنکے بہت اصرار کے بہت سی غزلیں گائی گئیں۔ جو اُنہوں نے نہایت شوق اور خوشی سے سنیں۔ میرے خیال میں جہانتک میرا تجربہ ہے یہہ کہہ سکتا ہوں کہ گانا بہ نسبت وعظ کے لوگوں کے دل کو زیادہ تر بھاتا ہے۔ اور موثر بھی ہوتا ہے۔ اسواسطے ہم مسٹر عزیز الحق صاحب کو اور مسٹر ٹامس صاحب کو اس بات کیطرف خاص توجہ دلاتے ہیں کہ آپ زیادہ تر اسکام پر زور دیں گانے بجانے میں آریوں نے بھی عیسائیوں کی تقلید کی ہے۔ لیکن مشہور ہے کہ تقلید کا پرندہ نیچے اُڑتا ہے۔ اُسوقت ایک ہندو منصف مزاج نے کہا کہ "اے آریو تمہارے گیت ہمارے پسند نہیں معلوم نہیں کہ تم کیا گاتے ہو ہمارے عیسائی بھائی نہایت ہی عمدہ عام فہم غزلیں گاتے ہیں جو کہ نہایت ہی عمدہ معلوم ہوتی ہیں" یہہ ایک ہندو کی رائے ہے ✤

ہم مضمون ختم کرنے سے پیشتر اس امر کا اظہار با فسوس کرتے ہیں کہ چند معزز صاحبان کی خدمت عالی میں بذریعہ کارڈ میلہ کی بابت اطلاع دی گئی۔ لیکن وہ تشریف نہیں لائے اے مسیحی بھائیو آپ سے تو غیر اقوام کے لوگ دین کے لئے بڑے غیرت مند ہیں جو دور دور از مقامات سے تکلیف اٹھا کر آتے ہیں ✤

راقم ناصر از کلانور

شکریہ

بندہ اپنے خداوند میں بہت پیارے بھائی رحمت مسیح صاحب واعظ کا دل سے شکر گذار ہے۔ جنہوں نے مسیحی برادرانہ محبت سے اپنے بیش قیمت مضمون سے مسیحی بھائیوں کو قومی تعلیم اور تربیت کی فکر دلائی ہے۔ اور جو اس فکر میں رہتے ہیں اُنکی کمر ہمت بند حالی ہے جسکا اثر فی الفور نظر آیا ہے۔ خداوند خدا اپنا فضل فرمائے کہ بھائیوں میں اس سب سے مقدم اور نہایت ضروری کام کی بابت واجبی جوش پیدا ہو جائے تو پھر سب مشکلیں آسان ہیں ✤

پیارے بھائی! آپ ساری باتوں میں میرے ساتھ متفق صرف ایک بات میں اتفاق ظاہر نہیں کرتے بلکہ یوں کہو کہ آپ کو اُمید نہیں کہ دیسی عیسائی بھائی قومی تعلیم اور تربیت میں جی لگائیں۔ خصوصاً یہہ کہ پیسا خرچ کریں۔ سچ ہے کہ بھائی کی نا اُمیدی بے وجہہ نہیں۔ بندہ جیس ایک برس سے نامرادی کے دریا میں غوطے کھا رہا ہو تو بھی خدا کے فضل سے نا اُمید ہو کر ڈوبا نہیں۔ چاروں طرف سے اپنے اور پرائے ملک کے لوگوں کے طعنے تشنیع اور نا اُمیدی کے نقارے بجتے چلے آتے ہیں لیکن آسمانی طوطی کی شیریں آواز اس سے زیادہ میرے کانوں میں پڑتی اور بھری رہتی ہے۔ میں کبھی مرتے دم تک نا اُمید نہونگا بلکہ مرنے کے بعد بھی جیسے ہی خدا کی اُس سچی حکمت اور حقیقی دانش کے حضور پہنچونگا (جو قدیم الایام سے ازلی اور ابدی ساری مخلوقات اور موجودات کی پیدایش سے پہلے سے ہے) تو سب سے پہلے اپنے بھائیوں کی اچھی اور سچی تعلیم اور تربیت کی نسبت عرض کرونگا ✤

پیارے بھائی کے اطمینان خاطر کے لئے یہہ بھی کہنا ضرور ہے کہ بندہ تنہا نہیں ہے۔ کتنے ہی پیارے بھائی مدتوں سے بندہ کے ہم خیال اور ہم رائے ہیں۔ صرف اتنا ہی ہے کہ وے بھی دوسرے بھائیوں کا حال دیکھکر سرد ہیں اور نا اُمید ہیں سو اب بندہ کے پارسال کے گشت کے وقت چند مقاموں پر نیشنل ایجوکیشنل کمیٹی حسب منشاء فقرہ ۹ خلاصہ مضامین کے تجویز یا مقرر ہوئی تھیں جنکی فہرست آیندہ چھاپی جائیگی ✤

یہہ بھی بڑی شکر گذاری کی بات ہے کہ خدا کے فضل سے اُنکی تحریک نے فی الفور تاثیر کی کہ غریب بھائیوں پر ترس کھانیوالے بھائی اور خداوند میں برگزیدہ جناب پادری اسحاق صاحب و ڈاکٹر نجم الدین صاحب و مسٹر جوزف صاحب نے ڈیرہ غازیخان میں کمیٹی مذکور مقرر فرمائی بلکہ فوراً نیشنل ایجوکیشنل فنڈ بھی کھولا ہے۔ خداوند اُسمیں برکت دے۔ میری درخواست اُن صاحبوں سے یہہ ہے کہ فہرست ماہوار تعداد چندہ کی تحریر کر کے درج نور افشاں کرتے جائیں کہ وہ نظیر اور نمونہ ہو وے ✤

احقر صفدر علی از بھنڈارہ

انتخاب اخبار

مخزن ناقل ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی شادی کا قانون جو زیر اصلاح تھا کچھہ ترمیم ہو کے قانون کی فہرست میں داخل کیا گیا۔ دفعہ ششم جسکے منسوخ کرنیکے لئے خادمان دین نے کوشش کی تھی قایم رہی۔ دفعہ مذکورہ کا منشا یہہ ہے کہ اگر پروٹسٹنٹ پادری دیسی مسیحیوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی ۱۶- اور ۱۳ برس کی عمر میں دینے سے انکار کرینگے

تو قابل سزا ہونگے +

فلاڈلفیا (امریکہ) کے ایک اخبار نویس نے مسٹر شٹلی سیاح افریقہ سے دریافت کیا کہ ولایتی پادریوں کے کام و انتظام سے افریقہ کے باشندوں کو کچھ فایدہ پہنچا کہ نہیں؟ صاحب موصوف نے جواب دیا کہ بیشک و شبہ۔ انکی کامیابی ایسی ظاہر ہی جیسے میں تمہارے سامنے بیٹھا باتیں کر رہا ہوں +

اخبار عام ناقل ہی کہ ولیعہد روس تو ہندوستان کی سیر کر کے چلے گئے لیکن اُنکے شاہی خاندان کی لین ڈوری ابھی چلی آتی ہی۔ ہفتہ گذشتہ میں زار روس کے خاندانی لوگوں کی ایک جماعت بنگلور میں آئی۔ وہاں سے یہہ لوگ میسور کے اندرونی حصہ کیطرف شکار کے لئے بڑھینگے۔ وہ سرنگ پٹم وغیرہ مشہور مقامات کی سیر کرینگے۔ ریاست میسور نے انکی خاطرداری کا عمدہ بندوبست کر دیا ہی۔ مہاراجہ صاحب بھی بمبئی سے لوٹ کر اُنسے ملاقات کرینگے۔ ایک جماعت انہیں روسی شاہزادوں کی حیدرآباد میں بھی آئی ہی اور حضور نظام کی مہمانی میں بشیر باغ میں ٹھہری ہی۔ انکو ایک دعوت حضور نظام کیطرف سے اور ایک نواب مدارالمہام کی جانب سے بڑے تکلف کی دیگئی +

لکھنو کا اخبار کوکب ہند بہ معقولیت یہہ سوال کرتا ہی کہ "کیا کوئی بتا سکتا ہی کہ کن وجوہات سے سرکار انگریز اور اسکی ہند کی اکثر رعایا میں ایک قسم کی نااتفاقی نظر آتی ہی؟ اکثر ہندوستانی اخباروں میں سرکاری انتظامات اور بندوبست پر نکتہ چینی ہوتی ہی۔ (نورافشاں) ہماری سمجھ میں نااتفاقی کا بڑا سبب مذہبی اختلاف ہی لیکن چند دیگر امورات بھی ہیں جو بحث طلب اور طویل ہیں +

پنجاب مشن نیوز ناقل ہی کہ تھوڑا عرصہ ہوا لنڈن کے لارڈ میئر نے علانیہ فرمایا کہ اگرچہ وہ خود لنڈن کے سکول بورڈ کے ایک ممبر ہیں تاہم وہ والنٹری سسٹم (آزاد قاعدہ) کو بدل عزیز جانتے ہیں۔ اگر دینوی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم نہ ہو تو تعلیم سے بہت تھوڑا فایدہ حاصل ہوگا +

اخبار الصدیق فیروزپور میں جو بعنوان "ہمارے مولوی اور واعظ" ایک مضمون کا سلسلہ جاری ہوا ہی۔ عوام کو ایسے لوگوں کے دھوکہ سے محفوظ و مطلع ہونے کے لئے نہایت ضروری اور کارآمد ہی۔ اسی سلسلہ کے ضمن میں لکھا ہی کہ ابھی ابھی فیروزپور میں دو حافظ صاحبان انجمن حمایت اسلام بٹالہ ضلع گورداسپور کے چاچ سفارت کے ساتھ نمودار ہوئے تھے اور غریب مسلمانوں سے اُنہوں نے پچاس ساٹھ روپئے حاصل کئے اور بھی حاصل کرنے میں سرگرم تھے۔ لوگوں کو نصیحتیں اور وعظ سناتے تھے مگر رات کو بازاری عورتوں کے گھروں میں سیر کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ اور لوگ منحرف ہوگئے۔ انکے اعمال نے مسلمانوں کو اپنی قومی جماعتوں پر بھی بدظنی کرنے کا ناگوار موقع دیا۔ اور آخرکار وہ باجرائے اشتہار انجمن سے نکالے گئے +

مشن نیوز بحوالہ ہاروسٹ فیلڈ دہلی بپٹسٹ مشن زنانہ کام کی بابت رقمطراز ہی۔ کہ وہاں ایک پردہ نشین بی بی جسکے پاس ایک عرصہ سے زنانہ انجیلی کارگذار جاتی آتی رہیں اور جو بخوبی اس بات کی قایل تھی کہ صرف یسوع مسیح نجات دہندہ ہی بپتسمہ کی خواستگار ہوئی۔ وہ مدت سے عبادت میں اس مستور مقام پر بیٹھ کر جو پردہ نشین مستورات کے لئے گرجا میں مخصوص و مقرر ہی شریک نماز ہوا کرتی اور ہر نوع پیشقدمی کے لئے تیار تھی۔ لیکن مس تھورنی صاحبہ نے اُسکو بپتسمہ دینا مناسب نہ جانا تاوقتیکہ اُسکے شوہر کو اس امر سے پہلے مطلع نہ کیا جائے اور اُسکی مرضی معلوم نہ ہو۔ عندالاستفسار معلوم ہوا کہ وہ اپنی بیوی کے بپتسمہ پانے پر رضامند ہی۔ اور بعد غور کامل کے وہ بھی اسکی تقلید کرنیکا خواہاں ہی۔ یہہ ایک بڑی خوشی کی بات تھی اور چند ہفتے گذرے کہ پادری تھامس صاحب نے اس پردہ نشین بی بی کو مشن کی لیڈیوں کی حاضری میں بپٹسٹ گرجا میں بپتسمہ دیا اور وہ ابتک اپنے خاوند کے ساتھ رہتی اور عبادتوں میں برابر حاضر ہوتی ہی +

لکھنو کا اخبار لکھتا ہی کہ وہاں غلہ کی گرانی اس درجہ بڑھ گئی ہی کہ یقیناً لکھنؤ کے غربا عنقریب قحط کے مصایب برداشت کرنے لگینگے۔ یہہ امر غورطلب ہی کہ آیا حکام ضلع کو اس جانب توجہ کرنا چاہئے یا نہیں چاہئے۔ وہ اپنی حد پر اسکو قابل توجہ نہ خیال کریں لیکن اسمیں شک نہیں کہ غریبوں کی نظر میں اُنپر اسکا الزام ہی کہ غربا کی پرورش کیجانب سے بالکل بیتوجہی کیجاتی ہی۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں غلہ کا نرخ ہی وہ روز بروز اپنی منفعت کے لئے بھاؤ چڑھاتے جاینگے۔ اور اُنکی یہہ رفتار بغیر توجہ حکام کے رُک نہیں سکتی +

کانپور گزٹ شاکی ہی کہ شہر کانپور میں آجکل بدمعاش اسقدر ہتھ چھٹ اور دلیر ہوگئے ہیں کہ وہ حاکموں کے روبرو بھی فساد کر گذرتے ہیں اور خوف نہیں کرتے۔ ابھی چند روز کا واقعہ ہی کہ آنریری مجسٹریٹوں کے اجلاس میں لٹھ چل گئے۔ ایک کا سر پھٹ گیا۔ ضارب کو ایک مہینہ قید کی سزا اور کچھ جرمانہ ہوا۔ بیشک ان لوگوں کا معقول انتظام جلد ہونا ضرور ہی کہ رعایا کو امن سے رہنے کا موقع ملے +

آفتاب پنجاب کا نامہ نگار جہجری موضع کانسی تحصیل جہجر میں ایک بھائی کو اُسکے دوسرے بھائی کے مار ڈالنے کا ذکر لکھتا ہی کہ ایک بھائی دوتارا بجارہا تھا۔ اُسکے بھائی نے آکر کہا کھانا تیار ہی کھالو اور یہہ کہکر چلا گیا۔ پھر گھر میں آکے اپنے چھوٹے بھائی کو دوتارہ بجاتے دیکھکر دوتارا ہاتھ سے چھین کیا جسپر وہ غصہ ہوکر گھر میں گیا اور گنڈاسا لیکر اپنے بھائی کا کام تمام کر دیا۔ اور بعد کے چھت پر چڑھکر لکارا کہ میں نے اپنے بھائی کو مار ڈالا ہی۔ لوگ جمع ہوگئے مگر کسیکا حیاؤ نہ پڑا کہ اُسکو پکڑے۔ وہ گنڈاسا ہاتھ میں لئے ٹہلتا اور نمبردار وغیرہ کو گالیاں دیتا رہا۔ اور کہا کہ اگر نمبردار اور چوکیدار آگے ہاتھ جوڑیں تو میں گنڈاسا ہاتھ سے پھینک دونگا۔ نمبرداروں نے دور سے ہاتھ جوڑے تب گنڈاسا اُسنے ہاتھ سے

پھینکدیا۔ نمبرداروں اور چوکیداروں نے اسکو گرفتار کر لیا۔ اور پولیس کو خبر دی تھانہ دار نے موقع پر پہنچکر دریافت کیا تو قاتل نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کو نہیں مارا بلکہ عداوت والوں نے مار ڈالا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ بھائی بھائی کو مار ڈالے۔ مقدمہ کا چالان پولیس نے عدالت کو کر دیا ہے۔ یہہ بھی سُنا گیا کہ یہہ شخص کسیقدر پاگل ہے (نور افشاں) خونی لوگ ارتکاب جرم کے بعد سزا سے بچنے کے لئے اکثر اپنے کو پاگل بنا لیتے ہیں *

حیدر آباد میں مس سپیل صاحبہ نے غبارہ بازی کا وہ تماشا دکھلایا کہ لوگ عش عش کہہ اُٹھے آخری تماشے میں یہہ رستم دل مس پانچ ہزار فیٹ تک بلند آسمان کیطرف چڑھ گئی اور اس سہولیت سے اُتری کہ لوگ اُسکی کامیابی کی تعریف کرتے تھے۔ رام چندر بنگالی جنے لاہور میں غبارہ بازی کا تماشا دکھلایا تھا اب پھر میانمیر میں تماشا کرنیوالے ہیں۔ فی الواقعہ یہہ بڑے حوصلہ کا کام ہے کہ روپیہ کے کمانے کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھکر آسمان کو چڑھتے ہیں *

گورنمنٹ کو رائے دی گئی ہے کہ شادیوں پر ٹیکس مقرر ہونا چاہئے۔ ایڈیٹر صاحب آفتاب پنجاب لکھتے ہیں کہ اگر یہہ ہو تو بالمقابل اسکے دوسری طرف ماتم پر بھی ٹیکس مقرر ہونا چاہئے۔ کیونکہ شادی و غمی دونوں آجتک توام شمار ہوتی چلی آئی ہیں (نور افشاں) ٹیکس پر ٹیکس قانون پر قانون لگتے اور بنتے چلے جاتے ہیں دیکھئے انکا کیا انجام ہو *

دہلی کا اخبار لکھتا ہے کہ یہہ گیارہ سیر کے آٹے کی خوبیاں ہیں کہ شہر میں دن دھوے ہاتھ پڑنے لگا۔ دو چار روز کا ذکر ہے کہ لاہوری دروازہ کے باہر کوئی برہمن ساٹھے چھہ سو روپیہ کی تھیلی لئے آتا تھا۔ کئی بدمعاش اسکو مار پیٹ کر تھیلی لے راہی ہوئے۔ چونکہ برہمن مذکور کے ضرب سخت آئی تھی سنا ہے کہ شفاخانہ ہی میں مر گیا *

اخبار عام کو ایک صاحب لکھتے ہیں کہ سیالکوٹ میں وار برٹن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے حکم جاری کیا ہے کہ ایام ہولی میں کوئی غیر مذہب پر رنگ نہ پھینکے اپنے محلہ سے دوسرے محلہ میں ہولی کھیلنے نہ جاوے۔ شہر سیالکوٹ میں پولیس بڑھائی جائیگی اور گورنمنٹ سکول کی انٹرنس کلاسیں توڑ دی جائینگی *

صاحب آفتاب پنجاب ایک نامہ نگار جھجری کی اس خبر پر کہ وہاں کے لوگ بارش کے لئے دست بدعا ہیں یوں لکھتے ہیں کہ بس صرف جھجر ہی ایسا مقام ہے جہاں کے باشندے بارش کے واسطے دست بدعا ہونگے ورنہ تمام دنیا میں تو بارش کے ہاتھوں سے دوہائی مچ رہی ہے۔ نہ اعتوں کا ستیاناس ہوا ہے۔ لاہور کے تمام باشندے بارش کے غیر مختتم سلسلے سے تنگ آکر جل تو جلال تو کا ہی ورد کرتے ہوئے ساری رات بسر کر دیتے ہیں *

سیالکوٹ میں اخراجات پولیس میں سات ہزار روپیہ کا سالانہ خرچ بڑھانیکے وجوہات جو پیش کئے گئے ہیں یہہ ہیں کہ سیالکوٹ کی آبادی قریب قریب قصبہ بھوانی کے ہے اور خرچ پولیس کا بہ نسبت بھوانی کے بہت کم ہے۔ سیالکوٹ کے باشندے ایسے مرفہ الحال ہیں کہ شہر میں دن بدن نئے نئے خوبصورت مکانات بنتے جاتے ہیں اور آبادی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ سرحد مہاراجہ کشمیر یہاں سے بہت ہی قریب ہے اسواسطے یہاں کا انتظام پولیس بڑا ہی مضبوط ہونا چاہئے *

گورکھپور کرانیکل رقمطراز ہے کہ "ہم پھر ایک نوجوان مسیحی لیڈی مس گریس طالب الدین کو جو بمقام گورکھپور مقیم ہے بخوشی مبارکباد دیتے ہیں جسکو ڈی ٹی رابرٹس صاحب بہادر مجسٹریٹ کلکٹر گورکھپور نے گورنر جنرل بہادر کا نقرئی تمغہ لیاقت میڈیکل سائنس کے صلہ میں عطا فرمایا۔ مس گریس آگرہ میڈیکل سکول کی تعلیم یافتہ ہے جسکو اُس سکول میں ایک گھڑی معہ زنجیر اور پچاس روپیہ نقد انعام دیا گیا تھا۔ یہہ گذشتہ پانچ مہینے سے گورکھپور کے ڈفرن ہسپتال میں مستورات کو دوا تقسیم کرتی جہاں اُسکی خدمتیں نہایت قابل قدر ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مس گریس دائی گری کی مشق میں اپنی جماعت میں اول درجہ پر تھی اس سے دیسی مسیحی مستورات کی لیاقت بخوبی عیاں ہے کہ وہ مفید علوم کے حاصل کرنے میں آگے بڑھتی ہیں۔ مس گریس صوبہ دار طالب الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر کی دختر ہے جنہوں نے اکتیس برس گذرے خصوصاً اپنی رجمنٹ کے میجر صاحب کی میم صاحبہ کی مسیحی تعلیم و اثر سے دین عیسوی کو خدا کے فضل سے قبول کیا تھا" *

کہتے ہیں کہ امسال ہردوار کا میلہ کنبہ جو بارہ سال بعد واقع ہوتا ہے بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ لکھو کھا آدمی جمع ہونگے۔ سناتن دھرم سبھا اس تقریب پر بہت کچھ مذہبی کارروائی کرنا چاہتی ہے ادھر آریہ سماج والے اُنکی کارروائی کی مخالفت و تردید کی فکر میں وہاں اپنا اکھاڑا جمانا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کنبہ کے بعد گنگا کی شکتی اور برکت جاتی رہیگی۔ سرکار نے وہاں حفاظت اور انتظام کے لئے ایک بڑا بھاری گروہ پولیس کا بھیجا ہے۔ جسمیں تین ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کئی ایک اسسٹنٹ انسپکٹر اور ۲۱ ترکوال معہ ۲۰۰ کنسٹبلوں اور اسیقدر چوکیداروں وغیرہ کے وہاں بھیجا ہے *

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہے کہ اس مہینے میں چار جگہ سرکاری ڈاک لوٹی گئی۔ اول۔ ۵ مارچ کو مراد آباد و سنبھل کے درمیان موضع سرسی کے قریب ڈاک کا تھیلا لوٹا گیا اور ہرکارہ مقتول ہوا۔ دوسرے۔ اسی تاریخ کی رات کو گادھرا و لٹاوہ کے درمیان موضع نیو چرا میں (جو بمبئی کے علاقہ میں ہے) ڈاکوؤں نے ہرکارہ ڈاک پر حملہ کیا اور ڈاک کو لوٹ کر لیگئے۔ تیسرے شہر بیکانیر سے ۵ کوس کے فاصلہ پر پورب اور پنجاب کو جانیوالی ڈاک ۷ مارچ کو لوٹ گئی۔ ڈاکوؤں نے پچاس ہزار کا مال جو ڈاک کے تھیلوں میں تھا لوٹ لیا اور ہرکارہ کو گولی مار کر چلتے بنے۔ چوتھے۔ قصبہ بھوانی سے جہاں تحصیل و تھانہ دونوں موجود ہیں چار کوس کے فاصلہ پر ۸ مارچ کو غارتگروں نے ڈاکیہ چھکڑے کے سخت مضروب کرا اور ڈاک کا تھیلا چھینکر لیگئے۔ سنا گیا کہ اُس تھیلا میں ساہوکاران بھوانی کا ۸۰ ہزار روپیہ کا سونا چاندی تھا *

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

گورنمنٹ روس نے جدید ریلوے سائبیریا پر قیدیوں کو مزدور کیا ہے۔ اس سے خرچ میں بچت ہوگی۔ بقول اخبار عام روس بھی عجیب ملک ہے کا ہے +

لنڈن سے نہایت سخت برفباری کی خبر آئی ۔۱۰ فٹ برف پڑی۔ راہ بند ہوگئی ریل گاڑیاں یخ بستہ۔ جہاز ٹوٹے لوگ غرق ہوئے۔ بڑی بربادی ہوئی +

پیرس (فرانس) میں دھوبی لوگ میلے کپڑے میں صابن نہیں لگاتے۔ وہ آلو کے رس میں کپڑے دھوتے ہیں۔ ہندوستان کے دھوبی اسکا تجربہ کریں تو اچھا ہو +

شکاگو (امریکہ) میں ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن اپنی انجمن کی عمارت ۲ لاکھ ۔ ۸ ہزار پونڈ کی لاگت سے بنانے والی ہے۔ اسپر کوہ نور لکھتا ہے کہ ہندوستان کی سوسائیٹیاں ہیں کہ جنہیں چھپر بھی نصیب نہیں +

برلن میں ڈاکٹر کاخ کا ایک حریف پیدا ہوا۔ اسکا نام پروفیسر لائبریخ ہے۔ مرض سل کے لئے انکا علاج سبقت لے گیا ہے۔ یہہ دوا پچکاری سے جلد کے اندر ڈالی جاتی اور فوراً آرام ہو جاتا ہے +

ولایت میں مسٹر شیر نے ایک کتا سات ہزار ڈالر میں خریدا ہے۔ یہہ اسکو امریکہ میں لیجا کر ٹکٹ لگا کر اسکی نمایش کرینگے۔ معلوم نہیں کہ اس کتے میں کیا خوبیاں ہونگی +

پیرس (فرانس) کا ایک نامی ساہوکار جسکی ہیں دو کروڑ پانچ لاکھ فرانک روپوں کا ہضم کرکے کہیں گم ہوگیا ہے۔ یہہ روپیہ اکثر پادریوں وغیرہ کا ہے۔ جاتی دفعہ آپ ایک چٹھی لکھکر چھوڑ گئے ہیں کہ میں خودکشی کرونگا +

فرانس سخت ناراض ہے کہ انگلستان اپنا اثر مصر میں بڑھا رہا ہے۔ یہہ مخالفت مسٹر جسٹس سکاٹ کے تقرر سے چمک گئی ہے۔ جو قانونی مشیر خدیو مقرر ہوئے ہیں۔ دیکھئے اس مخالفت کا کیا نتیجہ ہو +

مصر میں فرانس و انگلستان کی مخالفت روز افزوں ہے۔ روم در پردہ فرانس کا طرفدار ہے۔ لیکن بظاہر انگلستان کا دوست بنا ہوا ہے۔ یہہ مخالفت دیکھئے کیا رنگ لائیگی +

گونڈل کے ٹھاکر صاحب اڈنبرا (سکاٹلینڈ) میں تحصیل علم ڈاکٹری میں مصروف ہیں۔ دو سال کے بعد ایم ڈی ہوکر اپنی ریاست کو واپس آنے کا ارادہ کرتے ہیں +

میڈیگاسکر سے خبر آئی کہ جزیرہ نوسی کے گورنر کے خلاف رعایا سرکش ہوئی۔ علم بغاوت بلند کیا۔ گورنر نے قتل عام کا حکم دیا۔ ۵۰ ضعیف مرد عورتیں اور بچے قتل کئے گئے +

بشپ فرنچ صاحب نے مسقط میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اور لاہور سے ایک ذخیرہ عربی زبان میں کتب مقدسہ کا انکے پاس بھیجا گیا ہے۔ خداوند انکے کام پر برکت نازل کرے +

معلوم نہیں کہ یہہ خبر کہاں تک صحیح ہے کہ شاہ فارس ہندوستان کی سیر کو آنیوالے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو شاہ کج کلاہ کا ملک ہند میں قدم رنجہ فرمانا ایک تواریخی ماجرا ہوگا +

مہم لوشائی کامیابی سے اختتام کو پہنچی۔ پنجاب مشن نیوز مخبر ہے کہ اب ویلیش مشنری کوہستان خاسیہ سے وہاں مشن جاری کرنا چاہتے ہیں جس سے اُن لوگوں کو جسمانی و روحانی فوائد حاصل ہونگے +

پنجاب مشن نیوز سے معلوم ہوا کہ آیندہ ڈیسنیل دہ سالہ مشنری کانفرنس کے لئے مدراس کی نسبت بمبئی میں فراہم ہونیکو ترجیح دیگئی ہے۔ امید ہے کہ اس کانفرنس میں صدہا مشنری فراہم ہونگے +

ڈاکٹر پنٹیکوسٹ صاحب کا ارادہ ہے کہ موسم گرما شملہ میں بسر کریں۔ وہاں بھی انکے لئے بہت کام کرنے کے لئے ہے خصوصاً تعلیم یافتہ غیر مسیحیوں میں انکے کام کی بڑی ضرورت ہے +

تہذیب ناقل ہے کہ بمبئی میں ایک شمار کنندہ کو ایک افغان نے کوٹھے سے نیچے دے مارا۔ کیونکہ اُسنے گستاخی سے افغان کی بیویوں کا نام پوچھا۔ افغان صاحب اب پولیس کی زیر تحقیقات ہیں +

اجمیر کے ضلع میں تازگی بخش آثار نظر آتے ہیں۔ یہاں متھرا کے پادری بجے آتی سکاٹ اور پادری سے لائن صاحبان دورہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہاں ایک سو سے زیادہ بپتسما ہوئے ہیں +

مخزن مسیحی مخبر ہے کہ بھاگل پور کے ایک گانوں پپری نامی میں ایک گائے سے کتے کا بچہ پیدا ہوا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ گائیوں پر کلجگ کا اچھا اثر نظر نہیں آتا +

الہ آباد میں دو طالبعلموں نے کسی وجہ سے مشتعل ہوکر ہیڈ ماسٹر پر لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ پولیس نے دونوں کو گرفتار کرکے چالان کر دیا ہے۔ دیکھیے کیا فیصلہ ظہور میں آوے +

آگرہ میں کناری بازار سے چھیلی اینٹ کی جانب آبادی کے نلوں میں ٹونٹیاں بسرعت لگائی جا رہی ہیں۔ مرض چیچک کی زیادہ شکایت ہے۔ انسپکٹر پولیس نے تاج گنج سے تین چور گرفتار کئے جو پلٹن نمبر ۱۲ کے سپاہی ہیں +

کانپور کا اخبار لکھتا ہے کہ وہاں کے بہت سے مواضعات بسبب اولے گرنے کے برباد ہوگئے پیداوار کو بہت کچھ نقصان پہنچا۔ اسی سے غلہ کی گرانی ہوگئی۔ سرکار کو کاشتکاروں اور رعایا کے حال پر توجہ کرنی ضرور ہے +

متھرا کا اخبار لکھتا ہے کہ بادل آسمان پر چھائے ہوئے ہیں۔ کاشتکاروں کی روح خشک ہوئی جاتی ہے۔ ایک برہمنی صدر بازار میں ایک مہتر کے ساتھ گرفتار ہوئی۔ پولیس نے دست اندازی نہیں کی +

لکھنئو کے اخبار سے معلوم ہوا کہ مراد آباد اور سنبھل کے درمیان ہرکارہ ڈاک پر ڈاکہ پڑا۔ تمام ڈاک لٹ گئی ڈاکو لوگ ہرکارہ کو قتل کرکے ڈال گئے +

شہر دہلی میں بقول اخبار عام ایک فقیر یہہ کہتا ہوا

پھیری دیتا ہے کہ "چرخہ ہٹائے جاک آویگا" لوگ اس صدا کو سنکر بہت خوف کرتے ہیں۔ کیونکہ سُنا جاتا ہے کہ غدر کے پہلے بھی ایک فقیر اسیطرح کہتا ہوا پھیری دیتا پھرتا تھا ✦

دہلی کی مردم شماری سے معلوم ہوا کہ اس شہر کی آبادی جسمیں سیول سٹیشن اور چھاؤنی بھی شامل ہے ۱۸۸۱ء کی نسبت قریباً ۲۰ ہزار یا گیارہ فیصدی بڑھ گئی ہے ✦

آگرہ میں بقول اخبار عام چند فوجی سوار بجرم ڈاکہ گرفتار کئے گئے ہیں جب ملازمان فوجی ہی ڈاکہ زنی پر کمربستہ ہوں تو رعایا کی کیا حالت ہوگی ✦

راجپوتانہ گزٹ کی رائے ہے کہ اجمیر کی میونسپل کمیٹی کی معطلی رفع شکایات رعایا کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ جن ملازمان کمیٹی نے ناجائز کارروائیوں سے کمیٹی کو بدنام کیا اُن سب کو یک لخت موقوف کرنا ضرور ہے ✦

کلکتہ سات ماہ رواں کو ایک مدراسی لڑکا مسٹر جے کلبی سپرنٹنڈنٹ کسٹم کا کبوتر چرالینے کے جرم میں پکڑا گیا اور چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس عدالت سے دس روپیہ جرمانہ ہوا ✦

بنگال گورنمنٹ سے یہہ اختیار اٹھالئے گئے ہیں کہ وہ براہ راست بلا توسط گورنمنٹ ہند کے خود ہی تار برقی کے ذریعہ کوئی مراسلت سکرٹری آف سٹیٹ لنڈن کے نام بھیج سکیں ✦

بریلی میں کئی بنیوں کو خراب آٹا بیچنے کے جرم میں عمدہ سبق دیا گیا۔ کئی کو سخت قید کی سزا ہوئی اور بعضوں پر پچاس روپیہ سے لیکر دو سو پچاس تک جرمانے کئے گئے ✦

پشاور کے ٹھیکہ دار رائے بہادر ڈھیڈامل صاحب کو گورنمنٹ نے ایک قطعہ نزول اراضی کا مفت عطا کیا ہے۔ اسپر رائے صاحب موصوف اپنے خرچ سے ایک یتیم خانہ جاری کرینگے ✦

پشاور میں ایک بنیاں عرصے سے گندم و جو کا آٹا ملاکر بیچتا تھا۔ آخر ایک روز پولیس نے تلاشی لی تو بہت سا آٹا اس قسم کا اسکی دوکان سے برآمد ہوا۔ پولیس نے اسکا چالان کر دیا ✦

راولپنڈی کی خبر ہے کہ ۱۰ و ۹ تاریخ کو ٹڈی دل یہاں بڑے زور سے آیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہہ کال کی نشانی ہے۔ اناج کا نرخ بدستور مہنگا ہے۔ بادل آتے ہیں۔ اب نہ برسیں تو اچھا ہے ✦

لاہور کی مردم شماری سے مردوں کی تعداد ۹۲۱۸۲ اور مستورات کی ۶۵۷۷۴ کل ۱۵۷۹۵۶ تحقیق ہوئی ہے۔ ایں گذشتہ دس برس میں ۲۰۰۰۸ کی توفیر ہوئی ✦

لاہور میں حکم ہوگا کہ شبرات پر کوئی شخص آتشبازی نہ چلاوے۔ شاید اسپر بعض مسلمان خفا ہو کر مسئلہ قانون حفاظت مذہبی عمر کے موافق کہنے لگیں گے کہ یہہ مذہبی دست اندازی ہے ✦

ہفتہ گذشتہ میں سخت بارش لاہور میں ہوئی وہ لاہور تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ایسی ہی سخت اور متواتر بارشیں آگرہ۔ میرٹھ۔ کانپور۔ بریلی۔ الہ آباد تک پہلیں ✦

امرتسر کی عدالت سے اُس دغاباز حجام کو دو سال قید کی سزا ہوئی جو لوگوں کو ناطہ رشتہ کرانے کا دم دیکر لوٹتا پھرتا تھا۔ اسنے بہت سادہ لوحوں کو لوٹا مگر آخر دھرا گیا۔ اور جیلخانہ نصیب ہوا ✦

ہوشیارپور کے پادری کے سی چیٹرجی صاحب نے بمقام دسوہا تین بالغوں اور ایک نابالغ کو ۱۰ مارچ سنہ رواں کو بپتسما دیا۔ خداوند انکے کام پر برکت بخشے ✦

صاحب اخبار عام اگروال بنیوں کے اس ارادہ پر کہ وہ آئندہ کو لفظ بنیاں اپنے نام کے ساتھ استعمال نہ کریں کیونکہ یہہ لفظ عموماً حقارت آمیز ہے۔ لکھتے ہیں کہ یہہ تو وہی بات ہوئی کہ جسطرح چند تعلیم یافتہ نیٹو کہلانے سے چڑتے ہیں ✦

انبالہ میں ایک عورت مسماۃ ساجو کو اپنے ولدالحرام بچے کو مار ڈالنے کے جرم میں دو سال قید کی سزا ہوئی تھی اُسنے عدالت سشن میں اپیل کی وہاں سے بجائے تخفیف سزا کے عمر بھر کالے پانی بھیجی جانے کا حکم ہوا ✦

موضع سوگیاں ضلع جہلم میں تین زمینداروں کی باہم لڑائی ہوئی۔ ایک انمیں سے جو اکیلا تھا پتھر لگنے سے وہیں جان بحق ہوگیا۔ ملزم گرفتار ہیں۔ اور اپنے کیفر کردار کو پہنچینگے ✦

جنڈیالہ کی آبادی ۱۸۸۱ء میں ۵۶۳۵ تھی لیکن اب نئی مردم شماری سے معلوم ہوا کہ اُسکی آبادی ۶۷۷۶ ہوگئی ہے۔ دس برس کے عرصہ میں ۱۱۴۱ آدمیوں کی ترقی ہوئی ✦

جنڈیالہ کے ۹۱۵ شخصوں نے صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹ ریلوے کے پاس ایک درخواست بدیں مضمون روانہ کی ہے کہ جنڈیالہ کے سٹیشن پر سب ٹرینیں کھڑی کی جائیں اور جنڈیالہ و امرتسر کا تیسرے درجہ کا کرایہ کم کیا جاوے ✦

جموں کی خبر ہے معلوم ہوا کہ مقدمہ قتل میاں سالار سنگھ آخر کار طے ہوگیا۔ ایک مجرم کو پھانسی اور دوسرے کو حبس دوام کا حکم ہوا۔ اور بھی چند ملزم کم و بیش سزایاب ہوئے مقتول کا بیٹا بری کیا گیا۔ کہتے ہیں وہی آدمی سزایاب ہوئے جو واقعی مجرم تھے ✦

تار کی خبریں

لنڈن ۱۷ مارچ ہاؤس آف لارڈز نے مسودہ مذکور پاس کر دیا ہے۔ اسکی رو سے بعض اعلیٰ افسر مقیمہ ہند خاص موقعوں پر اپنے عہدہ کو خالی چھوڑنے کے بغیر گھر جا سکتے ہیں ✦

لنڈن ۱۷ مارچ گذشتہ رات کو ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز میں آگبوٹ موسومہ کاؤنٹس آف کارمارتھن کی گرفتاری کے بارہ میں سوالات برپا ہوئے جنکا لارڈ سالسبری اور سر جیمس فرگسن نے متحملانہ جواب دیا۔ اُنہوں نے بیان کیا

کہ اگر دسلوا لانیکا الزام درست ہی تو پرتگال والے انگبوٹ مذکور اور نیز کشتیوں مقیمہ بیرا کو گرفتار کرلینے کے مستحق تھے +

لنڈن ۱۷ مارچ برٹش پیر نامی جہاز جو کلکتہ سے لنڈن کو براہ ٹرمنیڈ ڈروانہ ہوا تھا۔ جزائر سلسلی کے قریب اگنبوٹ موسومہ روکس برگ کیسل سے ٹکرایا جسکے صدمہ سے موخرالذکر ڈوب گیا۔ اور اُسکے مسافر آدمی غرقاب ہوئے۔ اسکے بعد نقصان رسیدہ جہاز برٹش پیر فالماؤتھ میں پہنچایا گیا +

لنڈن ۱۷ مارچ مقام ایکو یک میں گورنمنٹ افواج اور باغیوں کے مابین لڑائی ہوئی۔ اسکے تازہ حالات سے واضح ہوتا ہی کہ باغی نہایت ہی وحشیانہ طریق سے پیش آئے ہیں افواج مذکور کے کمانڈر اور افسروں کو جو زخم کھاکر گرے تھے ذبح کر ڈالا۔ دشمنوں کی معقول تعداد مجروح اور مقتول ہوئی +

قاہرہ ۱۷ مارچ مسٹر جسٹس سکاٹ اگلے ہفتہ یہاں سے بمبئی کو بدیں غرض روانہ ہونگے۔ کہ ہند کی خدمت سے کنارہ کش ہونے کا بندوبست کریں +

لنڈن ۱۸۔ مارچ یوٹوپیا کے غرقاب ہونے کے بارہ میں جو تازہ حالات پہنچے ہیں اُنسے واضح ہوتا ہی کہ اگنبوٹ مذکور روڈنے کے ساتھ ٹکر کھانے سے پانچ منٹ بعد غرقاب ہوا۔ یہ ابھی صحیح طور پر معلوم نہیں ہوا ہی۔ مگر کم از کم پانچ سو جانوں کے نقصان کا خطرہ ہی۔ معلوم ہوا ہی کہ تین سو جانیں بچائی گئی ہیں +

لنڈن ۱۸ مارچ جنرل بوتھ آیندہ خزاں کو آسٹریلیا کا دورہ کرنے کے بعد "ڈارکسٹ انڈیا" کے سکیم پر کارروائی کرنے کے لئے ہندوستان آنیکا ارادہ کررہے ہیں +

تواراؔ ۱۹ مارچ گذشتہ رات کو غازی کوٹ کے پکٹس پر حملہ کیا گیا۔ مگر حملہ آور پس پا کئے گئے۔ ہمارے تین مقتول اور گیارہ مجروح ہوئے۔ ایک انگریزی افسر کو خفیف سے زخم لگے اسوقت تک دشمنوں کی پچیس لاشیں ملی ہیں +

سلام

سلامی جو درِ عیسیٰ پہ خاکسار ہوئے
وہ سرفراز ہوئے اَور باوقار ہوئے

جو آب و روح سے پیدا ہوئے ہیں از سرِ نو
وہ خوفِ نارِ جہنم سے رستگار ہوئے

مطلع

مسیحی کشتیٔ ایماں میں جو سوار ہوئے
نجات پاکے وہ بحرِ گنہ سے پار ہوئے۔

گماں مسیح کے حق میں کسیکا کچھ ہو مگر۔
وہ تھا خدا و بشر جسمیں ہمکنار ہوئے

وہی ہی اول و آخر وہی کلامِ خدا۔
اسی وجود سے کونین آشکار ہوئے

محبت اس سے زیادہ جہاں میں کم دیکھی
عوض میں امتِ عاصی کے خود نثار ہوئے

دکھائی سیکڑوں نیرنگیاں زمانہ نے
ہنسے جو آج تو کل غم سے اشکبار ہوئے

طفولیت سے شباب اور شباب سے پیری
کلی سے پھول ہوئے پھول ہوکے خار ہوئے

نہ چھوڑا دامنِ عیسیٰ اگرچہ ہزار گرے
بہت سی ٹھوکریں کھاکھاکے اُستوار ہوئے

رُکی نہ تیز روانی مسیحی مذہب کی جو
مخالف اسکے بشر گرچہ بیشمار ہوئے

چھوڑایا بندِ غلامی سے فضلِ حق نے سفیرؔ
کہ بندگانِ مسیحا میں حصہ دار ہوئے

لودیانہ

سُنا گیا کہ ہفتہ گذشتہ میں جس شب کو شہر میں ایک قتل کی واردات ہوئی اسی شام کو دارو غہ صاحب جیل خانہ لودیانہ کی حقہ کی نقری مُنہ نال کسی عیار نے کان نشستگاہ سے اُڑالی اور توڑ تاڑ کے وہیں پھینک گیا تحقیقات ہوئی کہ منہ نال کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک سُنار کو بقیمت دو روپیہ چار آنہ فروخت کی گئی سُنار نے بیچنے والے کا نام و نشان بتلا دیا جو سُنتے ہیں کہ جیل خانہ کا ایک مسلمان کمپونڈر ہی ملزم و سُنار نے پہلے انکار کیا لیکن اقبالی ہوئے اور مسروقہ منہ نال کے ٹکڑے دارو غہ صاحب کو دیئے گئے۔ مقدمہ بعدالت سید دلاور علی شاہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پیش ہوکر نہ معلوم کس وجہ سے ملزم بری کردیا گیا۔ جنہے اپنے گھر پر بڑا جشن خوشی منایا۔ مٹھائی وچائے اہل محلہ کو تقسیم کی گئی۔ کیونکہ آپ جرم سے بری ہوکر اپنے کام پر بحال ہوئے سُنتے ہیں کہ مسل مقدمہ بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر طلب ہوئی ہی اور یقین ہی کہ ہمارے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر بہادر کماحقہ تحقیقات فرماکے واجبی انصاف فرمائینگے۔ اقبالی مجرم کا بصورت برآمدگی مال مسروقہ و موجودگی شہادت ہائے کافی کے بلاسزا یابی رہا ہونا نہایت قابل افسوس معلوم ہوتا ہی ہم بوقت معلوم ہونے نتیجہ مقدمہ کے اس معاملہ کی نسبت کچھ کو لکھینگے +

کرسچن بوئنیر بورڈنگ سکول کے پرنسپل پادری اے جی مارٹن صاحب بحصول رخصت ۲۰ ماہ حال کو ولایت ہوئے۔ اونکی جگہہ میں پادری آرتھر یوئنگ صاحب بعہدۂ پرنسپل سکول مذکور قایم ہوئے +

رپورٹ پیدائش ۲۷۔ اموات ۳۱ +

واسطے پادری اے جی آئی یوئنگ صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ابراہیم دایلی مینیجر کے اہتمام سے چھپا